

ناندڑی ضلع حصار کے عاشق رسولؐ

# ہندو کی لعنت

یعنی جناب چودھری دتو رام صاحب کوٹھری کے کلام کا مجموعہ

جو تیسری بار

مصوّر فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب ہوی  
نے

۱۳۶۶ شمسی میلادی مطابق ۱۹۴۷ء عیسوی میں شائع کیا۔

قیمت چار آنے



# ہندو کی فاتحہ

میں اپنے مرحوم دوست چودھری دتورام صاحب کوثری رئیس ناندری ضلع  
حصار کے نعتیہ کلام کا مجموعہ تیسری بار شائع کرتا ہوں۔

اس کلام کی خوبی اور جذبات و عقیدت کی تاثیرات کو تمام ہندوستان مانتا  
ہے۔ کیونکہ جناب کوثری کا کلام تمام ہندوستان میں شہرت اور مقبولیت حاصل کر چکا  
ہے۔ میں نے یہ مجموعہ ہزاروں کی تعداد میں شائع کیا تھا اب ایک سال سے اس کی  
شاعت ملتوی تھی۔ اور اس کی کوئی کافی میسر نہ آتی تھی۔ اس لئے عید میلاد  
۱۳۵۶ھ کے لئے میں نے اس مجموعہ کی دس ہزار کاپیاں طبع کرائی ہیں۔ پہلے اس  
کی قیمت چار آنے تھی۔ مگر اب ایک آنہ کر دی گئی ہے صرف اُن لوگوں کے  
لئے جو اس کی سولہ کاپیاں خرید کر ہندو اصحاب میں تقسیم کر دیں۔ گویا ایک روپیہ  
کی سولہ کاپیاں خرید لیں۔ (محصول خریدار کے ذمہ ہوگا۔)

افسوس ہے کہ چودھری صاحب کا انتقال ہو گیا۔ انتقال سے پہلے انہوں نے  
اسلام قبول کر لیا تھا۔ لہذا ہر نیک انسان کا فرض ہے کہ وہ مرحوم کی روح کو فاتحہ خوانی کے ایصال  
ثواب سے مسرور کرے۔ حسن نظامی دہلوی۔ صفر ۱۳۵۶ھ ہجری



# دیباچہ طبع ثالث رسالہ ہندو کی نعت

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رسالہ ہندو کی نعت ربیع الاول ۱۳۵۴ھ مطابق مئی ۱۹۳۶ء میں  
پٹنہ سری بار شائع کیا جاتا ہے۔

اس دفعہ اس کی نگہبانی اور چھپائی اور کاغذ میں زیادہ اہتمام کیا گیا ہے۔ اور اعلیٰ درجہ  
کے پکنے کاغذ پر چھپوایا گیا ہے۔

یہ مجموعہ ہندو مسلمانوں میں بہت مقبول ہوا۔ اور جس خلوص و صداقت سے جناب  
چودھری و نورام صاحب کو شری مہر نے یہ نیتیں لکھی تھیں۔ اس کا اثر بھی دلوں پر دیر  
پہنچ گیا ہوا۔ ہر قوم کے آدمی اگر دوسری قوموں کے بزرگوں کی عزت و عظمت  
کو شری صاحب کی طرح کرنے لگیں تو ہندوستانی اقوام کے موجودہ اختلافات  
بھی اس قدر تکلیف دہ نہ ہونے پائیں۔

افسوس ہے کہ چودھری صاحب کا انتقال ہو گیا۔ وہ مرنے سے پہلے مسلمان ہو گئے  
تھے۔ اور اسلام قبول کرنے کے بعد انھوں نے وفات پائی۔

حسن نظامی دہلوی  
ربیع الاول ۱۳۵۴ھ مئی ۱۹۳۶ء



# بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرمایہ فخر و افتخار قبضہ دین و دنیا حضرت خواجہ صاحب مدظلہ العالی  
بعد از آداب نیاز مندانه عرض آنکہ نامہ عالی موصول ہو کر باعث عزت و مسرت  
ہوا۔ یاد فرمائی کا شکریہ۔ اگرچہ متعدد صاحبان نے مجھ سے پوچھا کہ کلام  
کو جو فی الحقیقت کلام کہلاتے کا مستحق نہیں ہے شائع کرنے کی خواہش کی  
مگر میں ان کے احکام کی تعمیل نہ کر سکا۔ مگر جناب کا تین چار سطور کا جو کارڈ پہنچا۔  
اس کے سیدھے سادے مگر یاد دہیزے جملے دل پر اثر کر گئے۔ اور نیز درگاہ شریف  
حضرت محبوب الہی کا پتہ پڑھ کر اور بھی زیادہ اثر ہوا۔ میرا یہ فخر ہے کہ آپ میرا  
کلام جو آپ کے پاس جمع ہے شائع فرمائیں۔ میرے مختصر حالات زندگی یہ ہیں۔  
خاکسار و تورام کوثری

## کوثری صاحب کے خود نوشت حالات

نام و تورام۔ تخلص کوثری۔ مولد قصبہ نانڈڑی۔ ضلع حصار۔ قوم بشتون کی  
زراعت۔ تاریخ ولادت پورنماشہ شادی پورہ سن ۱۹۳۹ بکرمی بوقت شام۔ ساعت  
طلوع بدر۔ شب بدھ شنبہ  
قوم بشتون کی۔ بشتون بندوں کا ایک ایسا ہی فرقہ یا گروہ ہے جیسے راجپوت  
سکھ۔ جات وغیرہ۔ ہندوستان میں اس کی آبادی پانچ لاکھ ہے۔ یہ سب  
لوگ زمیندار زراعت پیشہ ہیں۔



میرے آبا و اجداد کا سلسلہ حسب نسب چوہان خاندان کے راجپوتوں سے ملتا ہے۔ چوہان خاندان کے راجپوتوں سے جاٹوں میں تبدیل ہوئے اور پھر جاٹوں سے بشنوی میں شامل ہوئے۔ مذہب بھی بشنوی ہے۔ اور قوم بھی بشنوی۔ میرے باپ کا نام "بھور رام" ہے۔ اور گوٹ ٹانڈی ہے۔ بشنوی قوم میں وہ ایک مشہور نرزیہاں نواز آدمی تھے۔

بشنویوں کو تعلیم کا شوق مطلق نہیں۔ میں پہلا بشنوی ہوں جس نے سب سے پہلے اپنی قوم میں تعلیم پائی۔ انٹرنس میں انگریزی پڑھتا تھا۔ کہ آق شاعری نے بغل میں ایسی گدگدی کی کہ اسکول چھوڑ دیا۔ مگر والد صاحب قوم نے کوشش کر کے لاہور میں ایک ڈاکٹری کالج میں داخل کروایا۔ مگر وہاں سیکھا کے سوا کچھ نہ سیکھا۔ اور کالج کو چھوڑ کر غزل گوئی میں مصروف ہوا۔ بشنویوں میں جانے لگا۔ ایک دن ایک غزل جس کا مطلع یہ تھا۔

پہلے نہ سو جیتی تھیں یہ چالیں صبا تجھے  
کوئے صنم کی لگ گئی شاید ہوا تجھے

میں مطلع کی تعریفیں کرتا تھا۔ مگر بعد ازاں ایک شعر پر جو ناموزوں تھا ایک صاحب نے کہا۔ کہ یہ شعر کبیر اور وزن سے خالص ہو گیا۔ اس پر لاہور ہی میں ایک عالم فاضل نے عروض پر بحث شروع کیا۔ دو سال تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ مگر طبیعت سیر نہ ہوتی۔ آخر شہر سامانہ ریاست پٹیالہ پہنچا۔ وہاں ایک عالم اعلم حضرت مولانا سید عنایت علی صاحب مجتہد العصر و الزمان مرحوم کی خدمت میں دس بارہ برس حاضر رہ کر متعدد فارسی و علم عروض و فن شعر کی کتابیں پڑھیں۔ اور انتیس سال کی عمر میں بعد تحصیل فن شعر



ادب واپس وطن آیا۔ پہلے غزل لکھتا رہا۔ مگر بعد ازاں جب زمانہ کارنگ دیکھ کر  
تو طرزِ شاعری کو بدلا۔ اور اسلامی روایات پر بے شمار نظمیں لکھیں  
خصوصاً اہل بیت اطہار کی مدح و ثنائیں اب تک مصروف رہا۔ اور ہوں۔  
محمد و آل محمد کی مدح و ثنائیں دفتر کے دفتر لکھ ڈالے۔ مگر صحابہ کی تعریف  
میں بھی متعدد نظمیں لکھی ہیں۔ بلکہ ہندو، سکھ۔ مرہٹوں۔ آریاؤں وغیرہ  
کے متعلق بھی چند منظوم کتابیں لکھی ہیں۔

### والیان ریاست

حیدر آباد دکن۔ بھوپال۔ رام پور۔ بھاول پور۔ پٹیالہ کے درباروں  
میں نظمیں پڑھیں۔ پچھلی چار ریاستوں میں مہمان ہوا۔ ان کے والیان ذی  
کے نیاز حاصل ہوا۔ انعام و صلہ و خلعت بھی عنایت ہوئے۔

رام پور میں چھ سات مرتبہ مہمان ریاست ہوا۔ اور دربار میں نواب صاحب  
رام پور نے زبان خود بآواز بلند داد دی۔ بھوپال میں دو مرتبہ مہمان ریاست  
ہوا۔ سرکار عالیہ بیگم صاحبہ نے پس پردہ بیٹھ کر نعتیہ کلام سماعت فرمایا۔  
سب سے زیادہ قدردانی بھوپال میں ہوئی۔ اور سب سے کم پٹیالہ  
بھاول پور میں۔

حیدر آباد دکن میں مہاراجہ بہادر سرکشن صاحب کین السلطنت سے خود  
نیاز حاصل ہوا۔ اور خوب انعام پایا۔ اور بہت داد سخن ملی۔ حتیٰ کہ مہاراجہ  
صاحب بہادر ممدوح نے اپنے قسم مبارک اور دست شریف سے پیشہ  
ایک دن خوش ہو کر لکھ کر دیا۔



ہے سخن گوئی میں فرد منتخب کوثری بھی انوری سے کم نہیں  
 حیدر آباد کن میں ایک کالج کا علمی جلسہ تھا جس میں بڑے بڑے علماء و فضلا  
 شامل تھے۔ میں نے ایک قصیدہ عربی کے قصیدہ پر مکر زبان اردو لکھ کر  
 جلسہ میں پڑھا جس کا مطلع یہ ہے۔

کیونکر نہ آسمان سے اونچی ہو شان علم  
 جید پھیرا اور بنی ہے نشان علم

دوسرا شعر

میدان میں ذوالفقار دویم اور علی کا اتھ

شہرہ مصطفیٰ کی زباں اور بیان علم

خوب داد ملی۔ اور جلسہ کی کارروائی بندہ کے ہاتھ رہی۔ حضور نظام و کن میں کلام  
 مکر میں نہ پہنچا۔ کیونکہ میں وہاں سے جلدی چلا آیا۔ ایک مرتبہ یہ قصیدہ علم  
 کے جلسہ کالج میں پڑھ کر میں نے داد سخن لی تھی۔

سرکار انگریزی کی طرح سرائی کے سلسلہ میں خلعت شاہی۔ کرسی نشین۔  
 لٹ درباری۔ اسپر آنر بری زمرہ ٹنک آفیسر کے اعزاز اور متعدد  
 تمغہات زدیں ملیں۔ نیز پچاس روپے سالانہ کی جاگیر تاجین حیات عطا ہوئی  
 سینکڑوں بھی ملا۔

کوثری کیالات صاحب سے نشانی مانگے

یاد رکھنے کے لئے کافی ہے ان کا تعینکیو

میرے تمام کلام کے اشعار کی تعداد پچاس ہزار ہوگی جن میں سے تھوڑے



سے شعر وقتاً فوقتاً اخبارات رسالہ جات میں شائع ہوتے ہیں۔ میرے کو  
 کو شائع کرنے کے لئے بہت سے ناویدہ مشتاقوں نے لکھا۔ مگر میرا ارادہ  
 ہے کہ اپنے تمام کلام کو کتابی صورت میں خود ہی شائع کروں۔ اور اس گوشہ آفتاب  
 سے کچھ دنیا میں بھی فائدہ اٹھاؤں۔ بعض تذکرہ نویسوں نے میرے حالات پر  
 اشاعت کے لئے مانگے۔ مگر بوجہ کاہلی لکھ نہ سکا۔ اور ان سے شرمندہ رہا۔ اخبارات  
 نے ازراہ قدر دانی و حسن ظن مجھ پر چمچدال کے نام کے ساتھ "فرد  
 ہند" اور "قادر الکلام" کے معزز خطابات بھی تحریر فرماتے۔

میں نے ہر قوم و ملت کی نظم لکھی ہے۔ اور ہر ایک قسم کی نظم کہی ہے۔  
 تصانیف بہت ہیں۔ اور سب کی سب مفید و موثر ہیں۔ مضامین تمام نئے  
 میں نے عہد کیا ہے کہ کوئی پامال شدہ مضمون نہ باندھوں گا۔ اور ارباب شعر  
 کو نیا نہ تسلیم کریں گے اس کو کمال دوں گا۔

میں نے ہفت بند کاشی کو زبان فارسی تضمین کیا۔ اور حضرت  
 شیرازی کی بعض غزلیات بھی فارسی میں تضمین کی ہیں۔ فارسی اشعار  
 نے شروع شاعری میں کہے تھے۔ اب صرف اردو شعر کہتا ہوں۔

ایک دیوان غیر منقوطہ ردیف دار محمد اور آل محمد کی مدح میں لکھا ہے  
 جس میں اپنا نام و تو رام بجائے تخلص لایا ہوں۔ جو قدرتی غیر منقوطہ ہے  
 قدرت کو منظور تھا۔ کہ میں ایک شاعر ہوں گا۔ اور بے نقط شعر بھی کہا کروں  
 اس لئے میرے والدین کی زبان سے میرا نام غیر منقوطہ رکھوا دیا۔

میں نے علماء سے فن شعر۔ علم عروض، اردو۔ فارسی لٹریچر برسوں تک



ہوتا ہے۔ مگر شاعری میں کسی شاعر کو اپنا استاد نہیں بنایا۔ کیونکہ ایک عالم  
 کا علم نے مجھے ہدایت فرمائی۔ کہ کسی شاعر کو استاد نہ بناؤ۔ تم قدرتی ایک بہت  
 سے شاعر بنو گے۔ اس نے کسی شاعر سے اصلاح نہ لی۔ حالانکہ میری ابتدائی  
 شاعری کے زمانہ میں حالی، دانع، امیر مینائی جیسے اساتذہ ہا کمال موجود تھے۔  
 اارات میں نظمیں دیکھ دیکھ کر ناویدہ قدر دانوں نے میرے پاس تقریباً پانچ  
 سو خطوط برائے خریداری کلام دس سال کے عرصہ میں روانہ فرمائے۔ جو  
 میرے پاس جمع ہیں۔ میری عمر اس وقت اسی سال کی ہے۔ اور تمام  
 دستخان میرے نام سے واقف ہے۔ بلکہ دیگر مالک تک بھی میری نظمیں  
 جاتی ہیں۔ اور وہاں سے بھی خطوط وارد تحسین حاصل ہوتے ہیں۔

مجھے خدا نے عیوب دنیا سے محفوظ رکھا ہے۔ میں گوشت نشین رہنا  
 پسند کرتا ہوں۔ خواب مجھے بہت نظر آتے ہیں۔ وہ سب سچے خواب  
 بنے ہیں۔

شروع شاعری میں میں نے ایک خواب دیکھا۔ کہ میں سخت تشناب  
 سا۔ اپنی والدہ سے میں نے پانی مانگا۔ انھوں نے پانی بنایا۔ مگر وہ پانی سرخ  
 کا تھا۔ میں نے نہیں پیا۔ اور اپنی والدہ صاحبہ سے عرض کی۔ کہ میں دعا  
 کرتا ہوں۔ ابھی بارش ہوگی۔ چنانچہ بارش شروع ہوئی۔ اور بڑے بڑے  
 بے سفید رنگ کے آسمان سے گرے۔ اور میں نے دونوں ہاتھوں سے  
 پانی پیا۔ اور پانی کے خوب پیا۔ اور میرا ہو گیا۔ ایک عالم نے اس کی تعبیر بتائی۔ کہ تم  
 ب تحصیل علم کرو گے۔ اور رحمت الہی تم پر نازل ہوگی۔



پھر میں نے خواب دیکھا۔ کہ بشنوائی مذہب کے بانی مہاتما جوا ایک صوفی  
 درویش اور سادہ ہوتے۔ اور جن کا نام جا ماجی تھا۔ موجود ہیں۔ اور چاند آسمان  
 سے نیچے آیا ہے۔ اور میں اس پر اپنا نام لکھ رہا ہوں۔ میں نے جا ماجی سے کہہ  
 کہ دلورام کوثری لکھوں۔ یا صرف دلورام؟ انھوں نے فرمایا۔ کہ میں  
 تخلص کے نام لکھوں۔ میں نے لکھ دیا۔ پھر چاند آسمان پر گیا۔ اور  
 اس میں میرا نام رقم شدہ چمکتا تھا۔ اور لوگ دیکھتے تھے۔ اس کی تعجب  
 ایک عالم نے یہ بتائی کہ تمہارا نام تمام جہان میں روشن ہوگا۔ اور  
 کسی طرح کا سک بھی چلے گا۔

کوثری تخلص میں نے خود دہلی میں برت کی سڑاتے کے سامنے  
 ٹہلتے ہوئے سوچا تھا۔ یہ تخلص نیا ہے۔ فردوسی کا ہمسایہ ہوں۔ فردوس اور  
 کوثر آس پاس ہیں۔ مگر فردوسی کے بعد کوثری تخلص کسی کو بھی  
 سوچھا۔

قصہ کوتاہ عام قصہ رہ گیا  
 کوثری کا نصف قصہ رہ گیا

حالات بہت ہیں۔ مگر یہ کافی ہیں۔

دلورام کوثری

یکم جون ۱۹۲۳ء



# ہندو کی لغت

کے کتب سے اول کا ویسا چہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جواب دہی دو امام صاحب کوثر کی ساکن تاتری ضلع حبس  
مستید قلم شریف نے خبرت میں چھپا کرتا ہے۔ صوبہ کرم کی شان  
میں محسن نے بہت سے عہدوں میں شہرت کی وہ بہت سے مقصد ہندو  
نہ ہندو ہوتا ہے۔ اس کے ال میں تہذیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
ماہی محبت ہے۔

سرس قلم شریف نے ہندو کوثر کی تہذیب کی حیرت انگیز  
کے بہت سے ہندو کی تہذیب کی تہذیب کی تہذیب کی تہذیب  
بہت سے ہندو کی تہذیب کی تہذیب کی تہذیب

## مراقبہ حسن انعامی

کام خدمت خیرہ خیرہ خیرہ خیرہ خیرہ خیرہ خیرہ

میرزا حسن خیرہ خیرہ خیرہ خیرہ خیرہ خیرہ خیرہ



## تو ہی تو ہے

کھستیاں اور پیاباں میں تو ہی تو ہے تو ہی تو ہے  
 دل رنجور و شاداں میں تو ہی تو ہے تو ہی تو ہے  
 کبھی الجھا دیا نور کو کبھی سلجھا دیا نور کو  
 کسی کی زلف چپاں میں تو ہی تو ہے تو ہی تو ہے  
 کہیں ہے آنکھ شوق کی کہیں دیدارِ جاناں ہے  
 بہاؤں میں تو ہی تو ہے تو ہی تو ہے  
 کبھی زمزم میں بسا ڈوبا کبھی گنگا میں آکھلا  
 کہہند و اورسلاں میں تو ہی تو ہے تو ہی تو ہے  
 کہیں تو پیرِ کتب ہے کہیں بے طفلِ ابجد خواں  
 کتابوں میں و بستیاں میں تو ہی تو ہے تو ہی تو ہے  
 کہیں ٹیچر کی گھڑکی ہے کہیں شاگرد کی خدمت  
 معلم اور طفلوں میں تو ہی تو ہے تو ہی تو ہے  
 سدس میں مخمس میں رباعی میں آفسز میں  
 غرض ہر ایک دیواں میں تو ہی تو ہے تو ہی تو ہے  
 بوڑھوں کو تیری نے تجھ کو پایا ہر جگہ بارب  
 عیاں میں اور نہیاں میں تو ہی تو ہے تو ہی تو ہے

عشق محمد

تھانے عشق محمد جب کہ یہ علم نہ تھا



بس خدا ہی تم خدا خوانے تھی آرام نہ تھا

چاند سورج سہماں تارے زمیں دریا تھے

گل نہ تھا گلشن نہ تھا اور قطرہ شبنم نہ تھا

تسرب و جبر کا قانون تھا حریت نہ تھی

تھی خوشی مسدوم بانگل اور پیدا غم نہ تھا

رفت پرید شش و ہفت تھی بند تھا

مفلک شری نہ تھی اور حسا نہ ماتم نہ تھا

برج و درجہ مرتفع تھا بہان سیج کا

باش و گوی نہ تھا اور سکہ در بسم نہ تھا

آب و آتش بندت تھیں میں مخلوقات

نہاں یہ خاکساری و رہو امیں دم نہ تھا

ماتن و معشوق کار نہ ہوت تھا بہان

ہوش و ہمد نہ تھا اور آستانہ محرم نہ تھا

کوثری میں نہ تھی تھیں بے و شوق تھے

تہ بگل بیبے عشق یہاں تھی کچھ کم نہ تھا

بے غلظت میں آب بنایا محمد

دینہ میں مجھ کو پیا محمد	پنا کو پیا محمد
نہایت میں مجھ کو پیا محمد	نہایت میں مجھ کو پیا محمد



کہوں اور کیا ماجرا یا محمد  
تصور ہے تیرا یا محمد  
میں تم دونوں پیڑوں فدا یا محمد  
تو کیتا ہے بعد از خدا یا محمد  
تیرے دکانوں میں گدا یا محمد  
مرا حال کیا یہ ہوا یا محمد  
مرا خون ہے دوسرا یا محمد  
ہو تجھوں میں سیر می، عایا محمد

مجھے لوگ کہتے ہیں دیوانہ تیرا  
نہ عیالوں کا بڑا بجلی سے نکھیں  
خدا تیرا عاشق تو عاشق خدا کا  
خدا کی خدائی میں تجھ سا نہیں ہے  
نہیں بدشاہوں کی کچھ کچھ کو پروا  
بے بہت تیرا بہت ہے محبت  
میں نہ کیا ہے وہاں بن جب  
تمہاری بدولت خدا بھلا کر نہ

ترا کو ترقی رہتا ہے ہندوؤں میں  
نہ ندامت میں آب بتایا محمد

## نبی کے واسطے سب کچھ بنا ہے

خدا ہے مرتبہ وان محمد  
کتاب حق ہے قرآن محمد  
بڑی ہے نعمتی جان محمد  
یہ تمیزوں میں کنیہ ان محمد  
غلامان غلامان محمد  
کلام حق ہے فرمان محمد

عظیم شان ہے شان محمد  
کتب خانے سے نسخہ سائے  
نبی کے واسطے سب کچھ بنا ہے  
تہ لیت در طہ عبت اور حقیقت  
نہشتے ہی یہ کہتے ہیں کہ تم میں  
نبی کا حق ہے املق ایہی



نہ نور ہے نور چیمبر  
ابو بکر اندر عثمان و حنیف  
علی بن ابی طالب ہے  
علی ہر نفس ہے نفس چیمبر  
علی بن ابی طالب ہے

خدا کی شان ہے شان محمد  
ہی ہیں چار یاران محمد  
علی ہے رنگ بستان محمد  
علی کی جان ہے جان محمد  
بسان سے بستان محمد

بتائیں کوثر کی یا شغل اپن  
میں ہوں ہر دم شغوان محمد

## چپا کرتے ہیں محمد محمد

شب بھر نام محمد محمد  
نور علی بن ابی طالب و  
بندہ مسرت حیدر علی بن  
علی بن ابی طالب ہے  
یہ لوگ سے کہتا ہوں سنا سنا  
سید بنی تبری ہے وہ لیکن  
ہی ہونگے سے برکاتی بندہ  
جہاد کہ ہم یک دم سے یوں  
خدا کی دست کوئی کامیابی  
نہ سے نہ زمین نہ آسمان ہوں

یوں وہ محمد محمد  
کہیں ان کے باوجود محمد  
نہیں سے پیغمبر محمد  
یہ محمد محمد محمد  
خدا ہے ہر دم محمد محمد  
ہے سے سے سے محمد محمد  
یہ سے مسم محمد محمد  
ہی ہے سلام محمد محمد  
خدا خوش ہونگے محمد محمد  
نہیں سے ہوں محمد محمد



وظیفہ یہی کوثر تھی جی سب اپنا  
چپا کرتے ہیں ہم محمدؐ محمدؐ

## خدا جب ہے محمدؐ کا

کراتے ہندو بیاں اس طرز سے تو وصف احمدؐ کا  
مسلماناں مان جائیں لو با سب تیغ مہیند کا  
جدا سب، مہر اور امت سب سیم محمدؐ است  
تعلق سوطہ رح کا ہے شد دست شد د کا  
محمدؐ اور دتورام میں نقطہ نہیں کوئی  
کہ سب مداح اور محمود میں یہ ربط کس حد کا  
کبھی گنگا میں آڑ و بار کبھی کوثر پہ جسا نکلا  
پتہ کچھ بھی نہیں مخصوص درویش مجر د کا  
یہی ہر چار عنصر کا اشارہ ہے کہ سب رستہ  
دینہ کا نجف کا کربلا کا اور مشہد کا  
محمدؐ کی شفاعت پر یقیں قناعت کو یوں کو  
کسی نے توفیق نہ باندھا نہیں اب تک جو شاید کا

لکھوں کی کوثر می میں کونسا قصہ ہے باقی  
محمدؐ جب خدا کا ہے۔ خدا جب ہے محمدؐ کا



## اللہ کا ویدار ہے ویدار محمدؐ

اللہ تعالیٰ رونق بازار محمدؐ	معبود جہاں جی ہے خریدار محمدؐ
یہ سب حدیثوں میں ہی ہر خدا ہے	اللہ کا ویدار ہے ویدار محمدؐ
یہ جس سے رب میں ہوں ہے مست	چہا ہے سچ سے ہی ویدار محمدؐ
یہ بخود نہایت ہے کہ ترقی پر محو میں	سب یاد دہنے محنت نہ سار محمدؐ
یہ میں ہر کج ہے ہر کجستی وہاں کیا	جہ میں سے ہیں خادم سرکار محمدؐ
ہے جس میں صی کا صمد تقد شفاعت	زہد سے رہا چھا گنہہ گار محمدؐ
غالی کی مہر میں جی، بجا نہیں سکنا	بخشش کا جو مست ہے اقر محمدؐ
سات زانو میں نہایت آوہاں میں	کیا بات جہاں میں بسا کفر محمدؐ
خدا ہر رہتا ہے یہی ایبتا ہے	اللہ کا ویدار ہے ویدار محمدؐ

کچھ عشق پیسہ میں نہیں شہ دسمل  
سے کوثر می پسند وہی صلب گار محمدؐ

## محبوب الہی کے پیار نہ ہمارا

ہو میں نور عشق ہے مہمان ہمار	محبوب الہی سے پیار نہ ہمارا
کیا پوچھتے ہو کہ ترو نہ وہاں کا قہر	یہ بات ہمار ہے وہی عشق نہ ہمار
خسرو میں پوچھتے ہی محمدؐ کو یہ بہار	پہچھو نہ اسے یہ توبہ نہ ہمار



کیا اسے نلک پیر خوف کریں ہم	ہر تیری دشمن سے کاشا ہمارا
کیوں ساقی گرد و آلود مری کتابے دعوت	تجھ سے نہ جدا رہ سہا پہر یا نہ ہمارا
تقاسے بنی اور علی اپنا سب مولیٰ	منا ہوا سحر سے سب نسیم ہمارا

کندن ہے وہی کوثری جو خاک میں نش  
اس واسطے ہے جیس فقیرانہ ہم را

## ہندو وہی۔ مگر ہوں شناسا خوان مصطفیٰ

ہندو سمجھ کے تجھ کو جہنم نے دی صدا	جب پاس میں اپنا تونہ نجد یہ بد سنا
بولا کہ تجھ پہ کیوں مری آتش ہوئی حرام	کیا وجہ تجھ پہ شعلہ جوتق بونہ پاسنا
کیا نام ہے تو کون سب مذہب تیر کیا	جہانوں میں غذا تجھ تک نہ ہو سکا
میں نے کہا کہ جاتے تعجب زر نہیں	تف نہیں تو میرے دل چشماں کا
ہندو وہی مگر ہوں شناسا خوان مصطفیٰ	اس واسطے نہ شعلہ ترا مجھ تک آسکا
سب نام و نام نغس ہے کوثری	اب کیا کہوں تہا یا جو کچھ بتا سکا

## گنگا سے جو پھسل لب کوثر پہنچا

رباعی

کیا پہنچا سیما بونک پہنچا	مقصود کو اپنے نہ سکند پہنچا
اللہ غنی کوثری ایسا چاک	گنگا سے جو پھسل لب کوثر پہنچا



## شفاعت

اسم بڑا بچہ کو گناہوں کے بارے میں شافع کہہ دوں گا چھپر پکارنے	خدا تعالیٰ نے اس بچہ کو سبکدوش کر دیا
سمت بڑی کی شافع روز شمار سے	وہیں اپنے بچہ کو بیکار مشین بن کر
محبوب بنا کر ایسا پروردگار نے	سنگ زنیہ کرنے سے مذبذب مغزرت
کس کا یہ سبب نامیہ سبب سے	اس کا کل یہاں منہ سے بکلی نام
شکل کی میری حاشیہ دلدار سے	دنیا میں ہر شہار خباہات آج تک
شاہوں کے پائے بعض صنف رو بہا سے	یہیں خراب بچہ کو دھبے خوب تر
سہرت بڑی کی جس کی ہر کشتہ ہونے	زندہ خراب ساتی کوثر مجھے کہو
بخشا ہے یہ خراب شہزاد حقانے	

ہے نام دور ام تقدس ب کوثری  
دیر و حرم کی سیر کی اس خاکسارے

## ہندو کی بخشش

اور

## نجات

ہندو کی بدشتوں نے داؤد کو یہ خبر

ہندو سے ایک ہمدرد سنا سدا جگر



ہے بہت پرست اگرچہ وہ یکن بہ نعت کو  
 احمد کی نعت لکھتا ہے دنیا میں بیشتر  
 ہے نام و تورام تخلص ہے گوثر می  
 سے جائیں اس کو حسد میں یا بانب سحر  
 سنتے ہی یہ ملائکہ سے اک انوکھی بات  
 فرمایا ذوالجلال نے جنت ہے اس کا اٹھ

اللہ اکبر احمد مرسل کا یہ مسانا  
 کی حق نے نعت کی ساک نیا پہ بھی نظر

## بے پلے محمد و نورام

نئی نعت لکھوں نیا سال ہے ندائے مہمب اور آل ہے مہم قلم کی دم وصف شاہ ہے نعت بنی ذکر پروردگار نمازوں میں شکر کا تصور رہے رسائی ہے بس کی درست دہر پیسہ کی انگلی کا ہے وہ نشان ڈر دل تیغ آذت کے کیوں واسے	کہ نور دز سے جی بھی خوشحال ہے سوان کے جو کچھ ہے جنبال ہے نئی ہے روش اور نئی چال ہے کہ یہ تو عمل حسن اعمال ہے کہ یہ مال ہے اور وہ قال ہے وہی صاحب جاہ و اقبال ہے شہ پہ سمجھا جسے قال ہے کہ نام محمد مری دھال ہے
--	---



نورین دنیا بھٹے کچھ نہیں نہیں ہر دم میں دھڑکنے لگتی میں حسرت میں کہتا ہوں نعمتِ حق ورق چند ہیں نعمت کے یہ سپاس سے ہے محبت میری نورِ رام	تانا بان سسٹہ ناسخ ہوا ہے اگر حسرت و حرص پا مال ہے خدا کے بہاں کا یہ فضل ہے ہا ہی اپنی پونجی ہی مال ہے یہ نسبت کے "چچ پیرا" ہے
---	--

منے کے آنے کے خواب روز  
یاں کوثری نیک یہ ناس ہے

## مجھے حق نے پانی ہی پانی میں رکھا

میں نعمت نے شادابی میں رکھا کھتر ہاتھ دے حق نے شربِ حق نہیں ہے اب سے حق نعمتِ حق نہیں ہے گھر گدابی ہو خدا کے سوا حق نے بنایا نہیں ہے شہ کی لڑکتہ دم کا	کہ حیرت شہین پانی میں رکھا نہیں ہے اب سے پانی میں رکھا نہیں ہے اب سے پانی میں رکھا تو پھر کب سے صاحبِ حق میں رکھا یہ پسند نہ کرنا حق میں رکھا نہیں ہے تیری یہ حق میں رکھا
---	--

نہیں ہے اب سے حق نے شربِ حق  
نہیں ہے گھر گدابی ہو



نہ کہ کتاب کتب است غرہ  
 بنامبر تو جتنا سب پر حیف تیرا  
 در حضرت مصطفیٰ بعد کو بخشا  
 تو بہ دربار گردش آسمان سے

کہ تجھ کو بھی سب دارسانی میں رکھا  
 نہیں جسے سوزِ سادہ میں رکھا  
 تجھے منتر اس آسمانی میں رکھا  
 تجھے تعلقہ مہرِ ربانی میں رکھا

ذکر شوراے بلبل گلِ نسائے  
 میں ہوں ندت گو میرا تہہ بڑا ہے  
 ندائے کئے جب کہ تقییم رہے  
 کہ آدم کو فخر ملا ملک بن کر  
 بڑی عمر نوچ بنی کو عطا کی  
 خضر کو دیا چشمہ آبِ حیا  
 دیا حسن بے مثل یوسف کو اس  
 دم زندگی بخش جیسی کو بخشا  
 غرض سب اول خدا نے بالآخر  
 مرے منہ سے منظور تھی نعتِ احمد

ہے کیسا تیری اس سن ترانی میں رکھا  
 نہیں کچھ تری ہسم زبانیت رکھا  
 تو ایوانِ سب کو پھر قدر دانی میں رکھا  
 انھیں جنتِ بجاوردانی میں رکھا  
 سلامت جو طوئاں سے پانی میں رکھا  
 براہیم کو باغبانی میں رکھا  
 سلیمان کو حکمرانی میں رکھا  
 تو موسیٰ کو خوش کن ترانی میں رکھا  
 محمد کو یارِ انجانی میں رکھا  
 مجھے فرو رطب اللسانی میں رکھا

ذرا نقشہ نعت کا کر نظر ارہ  
 بہارِ ریاضِ شنائے نبیؐ نے

بے کیا نقشِ بہرِ اودمانی میں رکھا  
 رہن کو مرے محلِ نشانی میں رکھا

بنی کے ہوتے نعت گو دو برابر	کہ دونوں کو اک ہی خوانی میں رکھا
ہے جس نے پہن تو میں دوسرا ہوں	نہیں نہیں اول میں ثانی میں رکھا
نہ اسے اس سوئی شخص حرب کی	مجھے بزم ہندوستانی میں رکھا
اسے یہ دیکھنی دشت بیان کی	بے غرض جبرمسانی میں رکھا
حرب میں وہ جہر قدرت سے بچا	نہ ایک ہی کی روانی میں رکھا
میں یہاں سے یا کوثر یہ یاد	بخت و ستارہ کی پانی میں رکھا

نہیں کوثری عمر بھر کے حبیب  
نہ کہ اور رسم زندگانی میں رکھا

## غل ہوا ہندو بھی محبوب خدا کے ساتھ ہے

نہ کی تنہا نہیں ہے غلی کی سائب	ہوئی کے ساتھ ہے وہ کبریٰ کے ساتھ
نہ پہاڑ پہاڑ میں نہ قوم ہند	اس کا کیا کہیں گے ہونیرہ کے ساتھ
نہیں دست پر بیضا کی بھوکا کھیر	بہاؤ شاہان میں ہائے ساتھ
نہاں ہندویش میں یہ کڑواں	یہ کہ مکت ہے کہ میری ملک ساتھ
نہ میں کے شہر میں سے کھیلے	محق ساری شافع روز جزا کے ساتھ

یکے دوزخ کو حضرت کے جنت میں بہت  
غل ہو سندو بھی محبوب خدا کے ساتھ ہے

ہوئی کے ساتھ ہے یہ وہی ہے کہ میری ملک ساتھ ہے کوثری



# فاتح بیت المقدس تیرا ہے بے شک لقب

یا غم فاروقِ اعظم تیرا ہے واجب ادب  
 بیگماں سارے عاقل خاص تیرا ہے خطاب  
 روم و ایران سے ٹوٹ لیا باج اور خراج  
 زور بازو تیرا رہا ہے میں کون اور عشق  
 رونق اس دھتیرے جہدیں اسی ہونی  
 ملت ہیندا کو تو نے آشکارا کر دیا  
 مرشدِ کامل بنی تو میرے پاس  
 تو جی ہے سردار کس ہنجمہ قوم قریش  
 پڑھ کے لکھ لکھنا اس وقت احمد کار نیت  
 تیرے سایہاں سے ہوئی وہ تقویت اسلام کو  
 رحم تیرا ہے برائے دوست لطف کر نگار  
 سارا نور شید نے ڈھونڈا زمانہ میں مگر  
 تیری شانِ مملکت کا ہو نہیں سکتا بیان  
 انور سی مکہ مکہ کے شاہوں کے قاصد خوش با

شمال و ایران تو بھی ہے حق ملام  
 فاتح بیت المقدس تیرا ہے بے شک  
 ہے بجا محمد کو کہوں میں گریہ مانع  
 تیری ہمت کی گواہی دیتے ہیں شاہ و  
 اب عالم کی نگاہوں سے گریہ ایمان  
 تو نے پیلا اپنی کازین و رسم و  
 کیوں ہو پچھ ذات تیری عزت میں کیا  
 ناندان مصطفیٰ سے تیرا ملنا ہے  
 فرغ و سلم کیا کرتے تھے چھپ چھپ کے  
 ہر طرف دینے لگے مسلم اذانیں و زور  
 تیرے تبار کا بہرِ عد و تیرا عصا  
 اب عالم میں ملے تھے سامد تیرا اور کہ  
 تیری طرح عدل کی توصیف میں میرا  
 کوثر کی کوہے تری مدحت سرائی میں

یا دکر تارے تری فستار کو یور و شلم

یا غم فاروقِ اعظم اے امیرِ باکرم | تیری ہیبت سے کیا سرکشوں نے ڈر

شان دین سے بچوے عاجز تکتے  
 تھوڑے بہت غارت بہر میں  
 کی بیت مقدس سے تری نزع کا  
 فی سہی وترے قدموں کیا کیا ناز میں  
 کے بت غارت سے شوبہ بیت شرب  
 ست تو نے کیا ان خطیرہ رام کو  
 آئے یہ سہم کی فاعلہ میں  
 شہ عیا کے جاری تو نے کی نذر زیر  
 یہ بیت ہے نئے سالہ رعادوں کا قتب  
 وہ چپ چاپ سے چہ زائش کو بہر مدد  
 نئی زمین میں حق کہ یہ ہوتی رہیں  
 وترے بھڑ میں بیت لہاں کہاں لہاں

شرک کی بستی کو تو نے کڑیا باطل عدم  
 تو نے ہر کدک میں گارا شریعت کا ظم  
 یا کرتا ہے تری رختار کو یورشلیم  
 ہے نقش کا دیانی پرتی کا گردن قدم  
 پر عیا آشکھوں پر تیرا سیلاب حشم  
 ہر کی بھسلی بنائے نامہ ہر قل البم  
 پیر دم میں جہاں سلیں ہے غت فر  
 مر گیا جتا ہواں در کچھ نہ تھبتہ کو در  
 عدل بھی کہ تیرے نوانہ میں کی ہر  
 ہے بخت پر دم کی بل برہان تم  
 کچھ کو کرتے تے ہی کتہ تھا یا میں حکم  
 یا تو کر نیٹ یاتا ہوتا رہا سکر شکم

عدن داسے کوثر کی سیر شاخ سے رام  
 یا غم زائے جنگل میں کا دھیت ہمد

سید بھی سہا تھیں اور ذوالفقار بھی

چہ شہدہ ہشمن اور چار یہ بھی  
 سب جدات و بے سب میں تھاری

زادہ چاہو مسرور بہ نیت  
 یہ سب میں شہدے ہیں شہدے ہیں



بجرت کی شب تباہتہ تہ پہ چو خواب	اک شب میں جانشیں ہی بنا جاتا رہا
واما رہی تہی کا وہ نفس نبی بھی ہے :	یہ سکہ ہے پہل بھی و پیدار ہو
شکل کثمتہ فلق ہے اور فائقہ کش ہے وہ	اب اختیار بھی ہے وہ با اختیار ہو
یکساوہ زہد میں ہے شجاعت میں خیر ہے	تسبیح بھی ہے ہاتھ میں و رزوا فقار ہو
اللہ اکبر اس مرے مولا کی شان پاک	مزدور بھی ہے اور شہر و لدل سوار ہو

شب علیٰ سے دل ہے غنی فقر و عسر میں  
 ہے نور و ترقی نہ سب بھی و مالدار بھی

## دل و جاں کا آرام نام علی ہے

روا جس سے ہو کام نام علی ہے	دل و جاں کا آرام نام علی ہے
ذیعتہ بن زیاد کا یہ اسم اعظم	بجاہد کی مصمص نام علی ہے
اسی نام سے بڑھتا ہے جوش ایمان	ترقی اسلام نام علی ہے
ہیں سرشار جس سے بزرگان ملت	سے حق کا وہ جام نام علی ہے
محب کو نجات اس سے ہوتی ہے حاصل	مدد کے سے دام نام علی ہے
بناں گئی جیتے ہی نام حیدر	کہ راحت کا پیغام نام علی ہے

کہوں کو تیری کیا میں اس کے فضل نعل  
 خود اللہ کا نام نام علی ہے





خندق و بدر واحد میں تو تن نہ ہا ترا	تیرا دم گویا تھا اک فون گر ان مصیبت
چوم لیتی تھی پھر نہ نصرت پروردگار	جب اٹھاتا تھا دعائیں تو نشان مصیبت

کوثری کے کام در میں ایک سارین مال  
ہے ثنا خواں تیرا یہ اور مدح خوان مصیبت

## عمر بھر زکاء شہید کر رہا کرتے رہے

یو چھا جب حق نے کہ تم دنیا میں رہتے تھے	نہ دیا ہم نے ثلث صفت کرتے
بند بستہ دین کے کیوں کام باندھتے تھے	شکلیں امت کی حل مشکل شہادت
کچھ نہ ہاتھ آیا غیب سنت کی بر باد رہ	جو علی کو چھوڑ کر باوجود کرتے
کیا دکھائیں گے وہ منہ اپنے نبی کو دشمن میں	جو کہ تیرا وہ دل خیر ہمسار کرتے
اشقیاء میں اور اہل بیت میں یہ فرزند ہے	وہ جفا کرتے رہے اور یہ دعا کرتے
حضرت شبیر دین مصیبت کے نام پر	صبح سے تا عصر چوں کوندا کرتے
معرفت کہتے ہیں اس کو جو کہ اور علم میں حسین	زیر خیمہ بھی نہ سازخی ادا کرتے
ہنگامتی میں فراخی میں عرض ہر حال میں	انتیاء اہل صفاء ہر رضا کرتے

کوثری پھر تیرے میں کیا ہوتا ہے جب کہ ہم  
عمر بھر زکاء شہید کر رہا کرتے رہے

# جنت البقیع

جنت البقیع کی شان رفیعہ ہے      ہر ایک ہر ایک مزیع ہے  
پہلے عطر جس میں وہاں بکھریا ہے      بدھو مینے سیر پہاڑ پہنچ ہے

غلام جو پہاڑ میں ہی غش پاک ہے

کھل بسہ تریں کی زبانی پاک ہے

نہ جو پہاڑ ہے نہ درخت ہے نہ خار      آفتاب چاہے غدا ب نہ مقرر کا ہے نشان  
نہ تاب نہ دیو بس ہر جا      جنت کے نور کا ہے اسی نور کا ہے پھر

سے اکبر دور ہے دنیا کی

سے نورانی ہے کیستہ جنت کی

جنت البقیع کی جنت خوب ہے      ٹہنی سے عطر میں ہی ہے یہیں کی بو  
نور پاک کی ہے عطر میں بو      زور و اس کی پہاڑ ہے کوثر کو آرزو

نہ ہے جنت کی غش پاک کا

سودا ہے یہاں عطر کی پاک کا

ہر ایک کی ٹہنی ہر ایک کی ہے لی      حریت ہے اس کی پیش نہ وندہ زوری  
نہ اس کے جنت کی جنتی      اس کی ہوئے جنت میں نہ دی ووری

پہلی سے اس پہاڑ کی

سے پاک میں صفا ہے سلسل کی



ہے اس میں کا پیش خد مرتب ہوا لکھا ہے ایک کافر صد سالہ جو  
 روزِ جنازہ پاس سے اس شخصِ عیبر کا خاکِ بقیعِ ثریٰ کفن پر گرمی دے  
 دنت میں خالِ پاک کا بانا محال تھا  
 کافر کا باغِ خلد بھی پانا محال تھا  
 ابھی بھی خاکِ پاک کہ ناجی تو ہو چکا کہتا تھا کفر کے جہنم میں جاؤں  
 کہ وہ خاکِ پاک میں جھکے اجڑیوں پڑا آخر خدا نے اٹھ سے زندہ اسے کہ  
 آئی نہ نے عیب کیا پتہ پڑ گیا  
 کلمہ تو پڑھ کہ تیرا عیب آج رٹ گیا  
 کلمہ پڑھانی کا خوشبخت کی پناہ میں تخفیف ہو گئی وہیں جرم و گناہ  
 مقبول ہو گیا وہ حضور الہ میں رستہ بہشت کا دوزخ کی راہ  
 اس کو نہ بھڑھوا ہوئی دنیا سے شدت کی  
 سنتے ہی آنکھ کھل گئی کھڑکی بہشت کی  
 مرنے سے بعد کیا ہوا حق اس پہ مہرباں آئی ہمارا اس کے چمن میں پس از خزاں  
 بہشت البقیع کی رستہ یہ بگیاں ہاں بہشت البقیع بھی جنت کا ہے نشہ  
 یہ غیر پاک آفتِ دنیا سے پاک ہے  
 کیونکر نہ پاک ہو کہ بزرگوں کی خاک ہے  
 ہے جنت بقیع بزرگوں کی یادگار ہیں اہل بیت پاک کے اکثر پیہر  
 قبرِ منابِ ناظمہ رہبر کے میں نشہ جس پرستہ اس کے فضل و رضا  
 شامل جو میں خاک ہے ان میں کی

میں راست خدا سے یہ حیرت قبول کی

نہ تیرے سہنے ہیں میں کچھ کام  
ہیں جہاں کا جہاں غنا ہے ہیں قیام  
میں باقی رہے رہے ہیں وہی  
پہلو درجی ہیں تربت سادات نیک نام

اصحاب مصطفیٰ جی یہاں دفن ہند ہیں

قبور سے جن کی اس کے تب ہند ہیں

ہیں سید کا یہ جہاں سہنے جہاں مزار  
ری وعرش میں کی نصیحت پر میں شمار  
نہ تیرے ہوا کی جاست آتش کھڑ  
نہ تیرے کار ہاں پہ تخت خداوند روزگار

در بار خود جہاں تمام بقیع ہے

کی عزت اہل حق کی شان ہے

یہ دنیا کی کائنات ہے یہاں  
وہ نہ بھی تھے اس پر مہار پر دیاں  
اس نے نہ ہند میں نہ تھے  
جن میں سے اس جا بھی تھے کچھ دیاں

غالب کی سہنے تیرے سہنے جوت کی

پیارے سہنے رسول سہنے رسول کی

مندی رسول کی شان ہیں  
پیارے رسول پاک ہے وہ خیر ہے  
ہیں یہ ان کی شان کا ہیں  
کچھ حق دیاں تھے رسول پاک

نور داں فلک و زہر کی خاک ہے

پڑھتا رو داس پہ خند وند پاک ہے

شعر میں تھے ہر مہر کی بن جہن  
مغفرت قاعدت سفا میں فی حق  
سک و صفا و زہر کی بن جہن  
ان آل مصطفیٰ کے منقرب زر تو سن



پایا وہ کس نے پایہ جو پایا بتوں نے  
فرمایا کس کو اُمّہ اپنھا رسول نے

حقا بہار باغ نبوت ہے فاطمہ زہرا  
کوثر ہے جس کی کسر وہ کثرت ہے فاطمہ زہرا

توحید کردگار جناب بتوں ہے  
عمل فرمے اور فرمے اصول ہے

سب سے بڑا ہے حقیقت حجابِ حجت  
ناتوان غلامِ مرید ہے فاطمہ زہرا

سب عورتوں میں ایسی فضیلت کسی کی ہے  
بی بی کی اور وہ زوجہ علی کی ہے

اُمّ الحسن ہے مادرِ شیرِ خوش شعا  
کیا مجھ سے اب فضائل زہرا کا ہوتا شمار

بنا ہی بھی ہے خدا کی وہ نورِ خدا بھی ہے  
وہ شرفِ انسا جی ہے نیرِ انسا بھی ہے

بابا ہے وہ کہ ختمِ رسل جس کا ہے عقب  
جیسے شمعِ حسین ہیں تمام ہیں جن کے سب

شوہرِ سخی ہے خود بھی سخی ہے پسرِ سخی

دشمنِ فاعلہ کل ہے سب گھر کا گھر سخی

آئی ہے کس کو چادرِ ظہیر یہ کہو  
عفت کا ملک کس کی ہے جاگ

ماورکس کے تیسرے یہ کہو      سینے میں کس کے شہر و شہریہ یہ کہو

تکریم کس کی نگہ میں جناب علی کے

تغیر کس کی برسر منہ بخت کی

ہم یہ کہہ رہے تھے حساب با وفا      دلی خدا سناتے تھے منبر پر مصطفیٰ

ہمسایہ تھا جناب جوان کا      سہم میں مہیلتی ہوئی آئی وہ با صفا

بہتی کو آپ ایچہ کے شاداں بڑے بھے

تغیر و نامت کے لئے اٹھ کھڑے تھے

خبر و یحییٰ غنت کا ماجرا      کی عرض یا بتی ہمیں حیرت ہوئی سوا

یہ گروہ بے فائز کیا      گہر و بیہودہ علم کریں گے یہ بر ملا

بہن میں قدر سب بچوں کے پیار میں

تبدیل رکے گا وہ کیا روزگار میں

لے کر نشاں ہوئے یوں ہاشمیں      جی سجد کے پنیوں سے گڑا تھا نہیں

ابوں سے زبانی یہ باتیں      وحدت کا پاس کرنا ہے کف و مہر میں

تغیر کا دل پہ شرجب بڑا ہو

اسلام و جی چھوڑ کے میں اٹھ کھڑا ہو

سہم میں سے وہ بین جوان سے      دنیا کو پاک سمات کریں گے بہوں سے

سے جہلہ فرائ و عموں سے      نام نہان کو ہو گا دین خدا و رسواں سے

سہ کوٹ کے دین کو تم لاریں گے وہ

وہ جہلے پیاسے زہد میں میں گے وہ



یہ مژبوں کے ہوئے اصحابِ جہنم      پڑھنے لگ درودِ جواں اور سب  
 کہتے تھے بار بار یہی حور و انسِ جن      صلح علی محمد و آل محمد  
 یہ جس کی ہے تہ و سپہِ ربیع ہے  
 کیا جنتِ ربیع کی شانِ ربیع ہے  
 بکابر و زبیر زمانے میں آشکار      سب کو ملے گا حکمِ خداوند  
 سب پلہ پلہ آئیں گے بند کیا      اٹھتی ہے اپنی قبر سے زہرے  
 جب تک نہ یہ بہشت میں پئے ربیع سے  
 کھوے زکوٰۃ شریف و ربیع سے  
 القعدہ اٹھ کے فاطمہ اپنے مزار سے      یوں چمکے گی عرضِ پرواز  
 بہتر لبیں مجھ کو ہے باغ و بہار سے      محفوظ یاں رہی ہوں عذابِ فنا  
 چھوڑوں گم میں نہا کوں مجھ میں سیکار ہے  
 آئندہ تو خدا ہے مجھے اختیار ہے  
 فرمائے گا خدا تری سہیلی تہوں کی      بیٹی ہے تو ہمارے محمد سوا  
 پھر حکمِ حق یہ ہو گا نہیں بات طوا کی      جنتِ ربیع سے خاطر  
 تختہِ ریاضِ خلد کا ارضِ ربیع ہے  
 کیا جنتِ ربیع کی شانِ ربیع ہے

تمہارے

KBOP

U892.71 H28E



H116915

# اسلام کی تاریخ

مصنفہ حضرت خواجہ ربیعہ بنی ہاشمی

نصفہ اول میلاد نامہ جس میں حضور کی ولادت و نجات تک کا حال  
نصفہ دوم محرم نامہ اس میں حضور کی ولادت سے ربیعہ کے واقعہ تک

نصفہ سوم یزید نامہ اس میں ربیعہ کے واقعہ سے بنی امیہ کے آخر تک  
نصفہ چہارم اسلامین عبداسیم میں تمام سیدین عبداسیم کے متصل

نصفہ پنجم عاتات میں قیمت نصفہ اول ڈیڑھ روپیہ نصفہ دوم ایک روپیہ

نصفہ ششم کاپت

چمن روویک ٹریڈنگ



# سُورِ رُزْكَارِ ہند کا روزگار

جو ہندوستانی بنہ و مسلم تھے، ان کے شوقین ہوں اُن کو روزگار حاصل کرنے کا ایک  
 رستہ بتا رہا تھا، کہ وہ حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی کی لکھی ہوئی کتاب  
 سیرت نبویؐ، حقیقہ و درتیں - اور جیسوں میں بطور تقریر کے اس کی سنائیے  
 یہ مقام کے مسلمان محنتوں و خدمت کے لئے ان کی یہ تحریر سنیں گے۔ اس طرح  
 کو روزگار مل جائے گا۔ اور ہندو مسلمانوں میں اتحاد بھی ہو جائے گا۔  
 یہ کتاب اس طریقہ سے لکھی گئی ہے کہ آٹھ دن میں پوری کتاب زبان  
 ہو جاتی ہے۔ ہر صفحہ میں تین غنموں ہیں۔ اور زبان بہت آسان اور صاف  
 ہے۔ شری وہ کتاب ہو اور نظم کوثری صاحب کی ہو۔ اس سے تقریر  
 ہر جگہ مقبول ہو جائے گی۔

سیرت نبویؐ کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے۔ اور دفتر احب  
 مناد می دہلی سے مل جائے گی۔ مسلمانوں کو بھی یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہیے  
 عورتوں اور بچوں کی فہم کے قابل ہے۔

بہارِ معین

جہاں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر سلمان ہونے والے

# ایک حزن کی لغت

فی زبان میں اصل لغت تصدیق اور ترجمہ ایک

حسن نظامی دہلوی

بیچ الثانی ۱۳۴۲ھ مطابق اکتوبر ۱۹۲۳ء میر

شائع کیا

مکتبہ عثمانی پرنٹنگ ورسٹری

قیمت ۲۰

U891.4391 K30H  
HU6915A





ایک جہن کی نفس شریف

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

۱۔ طمان کہ بعد چہ کہ قلم سے نہ ہی شک نہ از میں دست تری بپائی  
 ۲۔ تب میں آئے آن شریعت میں نہ دست تری تری تری تری تری  
 ۳۔ نکت پر دست تری تری تری تری تری تری تری تری تری تری  
 ۴۔ سیر کے تری تری تری تری تری تری تری تری تری تری  
 ۵۔ تری تری تری تری تری تری تری تری تری تری  
 ۶۔ تری تری تری تری تری تری تری تری تری تری  
 ۷۔ تری تری تری تری تری تری تری تری تری تری  
 ۸۔ تری تری تری تری تری تری تری تری تری تری  
 ۹۔ تری تری تری تری تری تری تری تری تری تری  
 ۱۰۔ تری تری تری تری تری تری تری تری تری تری



میں نے یہ قلمبدر، تبلیغی فنڈس میں کر دیا۔ امید ہے کہ سب رفیق اور وہ  
 مسلمان جو وہ جو دنیا سے پریشان رہتے ہیں مسلمان بن کر اس نعمت کو  
 دین شوق اور محبت سے پڑھیں گے۔ و سیدم

## حسن نظمی

دہلی - ۱۰ مارچ ۱۹۴۶ء

۳ ستمبر ۱۹۴۵ء

—————





وہ کہتے ہیں کہ یہ سب سب سے پہلے  
وہ کہتے ہیں کہ یہ سب سب سے پہلے  
ہیں

اس شخص کے لئے یہ سب سب سے پہلے  
اس شخص کے لئے یہ سب سب سے پہلے  
ملیہ معاویہ و القید کے لئے یہ سب سے پہلے

سب سے پہلے یہ سب سے پہلے  
سب سے پہلے یہ سب سے پہلے

یہ سب سے پہلے یہ سب سے پہلے  
یہ سب سے پہلے یہ سب سے پہلے

خدا

غلام الرحمن جہتی - بوڑا انسوی  
سید دبی - قرور باغ

فصل فی

کتاب الکلیات شریعت

فَإِنِّي لَكُ رَقِيبٌ وَحَسْبُ

اسے مانتے رہو۔ بخشنے کی وجہ سے۔ یہ سب مستحق ہاں تمہید مستحق ہو گیا۔  
 کبریاں غم میں نہ آئیں۔ کیا کسی غم میں غم میں نہ آئے؟ کیا کسی غم میں نہ آئے؟  
 رنج میں تو بیمار ہے۔

هـ. فَمَنْ نَحَضَّ إِذَا زَكَرَ فَمِنْ

کوسه بحر ایتقند و خوب

کیا وہ بچہ ہو گا؟ وہ بڑا ہو گا؟ وہ بڑے بڑے جہدی جہدی بھاگے  
جارت میں۔ وہ اپنے گریہ کے کب نہ کہناں میں۔

فَضَّلْتُ رِبِّيَ فِيمَا

تَنْزِيلُ دُمُوعٍ عَلَى تَشْكِيكِ

تو ان کی جگہ ان میں سے پہلے رہ گیا۔ یہ تیری آنکھوں سے آنسوؤں کی تھوڑی ٹلک ہے

سیدب اشک جاری ہے۔

يَهْرِي بِعُرْوَتَيْهِ السَّيْفُ

رَفُصٌ مُّخَضَّبٌ خَضْرُ غُلْبٍ

وہ یارِ یزید کی تیرا، شہسوار کی طرح ہے جاری ہیں، ہوا گئے کے جوش  
میں شہنشاہ کو جی جی ہو رہی ہیں، وہ خوب مہوں تازی ہیں، کوپا پرست، سنائی کی  
مہوں عادت ہے جو، سستہ پہنچانی، مٹی میں، سواری، بوجھت معسوب ہیں  
ہوتی ہیں۔

قَصْرٌ - قَوْدٌ - أَفْدٌ - سُرْدٌ

رُشْدٌ - مُجْدٌ - حُشْدٌ - شُكْبٌ

وہ دشمنیاں ہمیشہ ٹیک، سستہ چنے والی ہیں، سوار کو کھینچ رہی ہے وہ فی ہیں  
ہت، اے، ان ہیں، سستہ درمہ پاں چنے والی ہیں، سیدھی راہ کے چنے  
میں، غائب، درجہ باز ہیں، چاک، تیرا قیہ اور خوش رہتا رہیں، سستہ ہوں  
کی مانند بند اور مضبوط ہیں۔

عُجٌّ - شُجٌّ - لُجٌّ - ضُجٌّ

فُجٌّ - مُرْجٌ - نُعْجٌ - زُهْبٌ

وہ دشمنیاں بہت بہتی ہوتی ہیں، چال ایسی زورور، در تیز ہے، گویا زمین کو کاٹی  
ہوتی جا رہی ہیں، بڑا گویا سمندر کی موجیں، پھیلا رہی ہیں، وہ فریاد و شور کرتی ہوئی



پہلی مرتبہ مسطور کی طرحت تجوید مریضیں شکیب و پختی میں . اور دوسری مرتبہ  
تیسری مرتبہ ایک عجیب بہنامہ اور پہلی مرتبہ کے ساتھ ہے ۔

۱۰ شمس و قمر

وَكُنْتُ بِكَ مِنْ مُتَحَبِّبِي

یہ وہ ہے جس نے دنیا کی ہر شے کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔  
اس نے ہر شے کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔  
اس نے ہر شے کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

ادوار نسبی دهری زه

رضاء عظیم و از اخصاب

میں نے اپنے دوستوں کو بتایا کہ میں نے ایک نیا  
دوست ملا ہے۔

فقط غنہ تہہ کھانا

بُرْدُ خَدُّ خَدُّ

[illegible]

است زبانه من و پادشاه  
دشمنان من و پادشاه

# عُجْبٌ وَجُلٌّ مُثْلٌ قُلٌّ عُلٌّ حُلٌّ خُشٌّ نَعْبٌ

میرے محبوب کو چھنے والے دھڑکے ہوئے دل سے بہت جلد باز ہیں۔ یہ ہیں گے جو رست  
ہیں جیسے کوئی خوش رست زور ہو۔ وہ بہت ہی دل دینے والے اور دل  
نواز ہیں۔ تیز رفتاری سے بہا رہے ہیں۔ یہ جا رہے ہیں گویا زمین میں  
فلوں کی طرح جو تیز بہت ہی چھنے والے ہیں۔ سخت تیز رو ہیں۔

## شَطَطٌ عَطَطٌ حَطَطٌ اُطَطٌ

## فُرْطٌ نَحَطٌ قُنْطٌ هُرْطٌ

تاکہ کوئی نہ زور نہ ٹٹیں ہوئے کو ہن والی ہیں۔ نہایت دلیر ہیں۔ اپنی ہمار کو  
بھی پھیر سکتے ہیں۔ بہت ہی ناک بھوں چڑھانے والی ہیں۔ ظالم و جفا کار  
ہیں۔ سو رو کو جھڑک دینے والی اور اُمید کرنے والی ہیں۔ پنی رو میں بھاگی جاتی  
ہیں۔

## فَضْضٌ خَضْضٌ غَضْضٌ نَضْضٌ

## اَضْضٌ وُضْضٌ نُكْضٌ قُطْبٌ

تاکہ دل و دھڑکنوں پر ایسے جھے بیٹھے ہیں جیسے انگوٹھیوں پر نیگے جوڑے ہوئے ہوتے  
ہیں۔ تیز رفتاری کے معاملہ میں مخصوص ہیں۔ نہایت غضبناک ہیں۔ سوار یوں کو  
خوب چلانے والے ہیں گویا چوروں کی طرح لے بھاگنے والے ہیں۔ ان کی زریں  
چمکتی ہیں۔ وہ چھنے میں ایسے سرست ہیں کہ عہد وصال بھی توڑ ڈالتے ہیں۔ وہ





مست ہوتی ہیں۔ مدھنہ دوست کی بہر ہیں چٹن میں ایسی دھن کی کی ہیں۔ سہا پنا  
بھی جہاں جاتی ہیں نہایت دور زقند اور اونچی ہر جیسے جیسے بدلتی جاتی ہیں۔

وَلَوْ شِئْنَا لَظَنَّ أَنْفُسُ عَلْبُ

قَطْمُتْ وَطُطْ نَعْبُ نَقْبُ

جیہ جی میں رہی ہر گویا اپنی ہو کروں سے زمین کھود رہی ہیں۔ مست فہم  
ہیں۔ جو ہیں۔ جھٹکتے ہوئے ہوں کی عجب کہ ہوتی ہوئی چلی جا رہی ہیں۔ ہر جہاں کے  
جستاب ہیں جاکے ہیں ہر جہاں۔ ایسی جہت میں کہ گویا زمین میں ہر جہاں۔

فَكَانَ رَحْمَتُكُمْ طَاعَةً

فِي الصَّحْرِ تَحْلُقُ قُسْبُ

ان اور سینوں پر باد کو یک گہ جھٹکتے ہوئے ہر جہاں۔ رات ہنور کے  
نذر نذر کہ تاہو پہ جہاں رہتے۔

هَيَوَاتِنُ لَهْمُ فِي الْأَرْضِ

وَالرَّيْحُ مُعَصَفٌ جُوبُ

وہ یہ سوروں کو ہات کے پہاڑ لڑتے ہیں تند و تیز ہوں۔ سدا زلزلے لگے  
چلی جاتی ہیں۔

أَوْ تَحُلْ خَلِيجُ فَجَلْ



خُشْتُ بَشْتُ خُذْتُ رُغْتُ

وُغْتُ دُمْتُ رُمْتُ وُثْبُ

یہ سب دوسرے مدنی ہیں اور یہ ان میں سے ہیں جنہیں ہم نے  
پہلے سے دیکھا ہے کہ وہ سب ہی ان میں سے ہیں جو انہیں  
دیکھ کر دیکھتے ہیں۔ یہ سب ہی ان میں سے ہیں جو انہیں  
فرق دیکھتے ہیں۔

فَدَّيْتُ دَدْتُ ذَكَرْتُ ذَكَرْتُ

ذَكَرْتُ ذَكَرْتُ ذَكَرْتُ ذَكَرْتُ

یہ سب ہی ان میں سے ہیں جو انہیں دیکھتے ہیں۔ یہ سب ہی ان میں سے ہیں جو انہیں  
دیکھ کر دیکھتے ہیں۔ یہ سب ہی ان میں سے ہیں جو انہیں  
فرق دیکھتے ہیں۔ یہ سب ہی ان میں سے ہیں جو انہیں  
فرق دیکھتے ہیں۔

ذَكَرْتُ ذَكَرْتُ ذَكَرْتُ ذَكَرْتُ

ذَكَرْتُ ذَكَرْتُ ذَكَرْتُ ذَكَرْتُ

یہ سب ہی ان میں سے ہیں جو انہیں دیکھتے ہیں۔ یہ سب ہی ان میں سے ہیں جو انہیں  
دیکھ کر دیکھتے ہیں۔ یہ سب ہی ان میں سے ہیں جو انہیں  
فرق دیکھتے ہیں۔ یہ سب ہی ان میں سے ہیں جو انہیں  
فرق دیکھتے ہیں۔



وَحَقُّ الْوَكِيلِ جَبَرٌ عَزِيزٌ

تَحْدِي بِهْمُ فَسَتْ مُجِيبٌ

وہ میں نے کہا کہ وہ جبر و استیلا میں ہے اور وہ عَزِیز و قوی ہے  
اور وہ جَبَر و استیلا میں ہے اور وہ مُجِيب و جواب دہ ہے۔

شَرُّ نَغْرٍ مَنَزَلُ كَشَرٍ

جَمْرُ حُطْرٍ ضَمْرٌ مَنَزَلٌ

وہ میں نے کہا کہ وہ جبر و استیلا میں ہے اور وہ عَزِیز و قوی ہے  
اور وہ جَبَر و استیلا میں ہے اور وہ مُجِيب و جواب دہ ہے۔  
وہ میں نے کہا کہ وہ جبر و استیلا میں ہے اور وہ عَزِیز و قوی ہے  
اور وہ جَبَر و استیلا میں ہے اور وہ مُجِيب و جواب دہ ہے۔

شَرُّ نَغْرٍ مَنَزَلُ كَشَرٍ

جَمْرُ حُطْرٍ ضَمْرٌ مَنَزَلٌ

وہ میں نے کہا کہ وہ جبر و استیلا میں ہے اور وہ عَزِیز و قوی ہے  
اور وہ جَبَر و استیلا میں ہے اور وہ مُجِيب و جواب دہ ہے۔

كُشْكُشٌ كُشْكُشٌ كُشْكُشٌ

خَالُشٌ كُشْكُشٌ كُشْكُشٌ



يَحْمُرُ الْمُبْعُوثُ وَذِي الْغَيْرَانِ

مَنْ زَلَّ بِهِنَّ الرُّحْبُ

وہ جس کی طرف سے بیوٹ ہے نہ وہ جس سے ایک سے بیوٹ ہے نہ  
وہ اور نہ نہایت ہی جلد اور وسیع میں۔

وَالْحَوَاشِ لَدَى الرِّسِّ مَعَهُ

وَالْبَيْتُ دَمَكُ وَالْمُعْجِبُ

جو سن کوڑ بھی اس کا ہے کہ اس کا ہے کہ اس کا ہے کہ اس کا ہے  
وہی ملک ہے۔

نَكَرًا شَرِيحًا رَحْزَابُ لَدَى

فَتَمَّ مُصَنَّا لِعِدِّ الرُّعْبُ

اسی کی مدد سے یہ نہ موقوفوں کے ساتھ یہ ہے کہ اس کے ساتھ  
ہاں یہ ہے کہ

فَقَدَرْتُ فَأَنْتَ جَبْرَتُ عَمِّي

وَأَصْنَاءُ بَدَاكَ مَنَّا سَبَبُ

سے ہر سے بہت سے ہے کہ یہ ہے کہ یہ ہے کہ یہ ہے کہ



و نہ کہیں کھوں دیر اسی ہے حقیقت اور کامیابی کے ۔ کتے روشن ہوئے ۔ دروازے کھل گئے ۔

وَرَلَيْكَ مُحَمَّدٌ رَّابِعَتٌ

جُونُ بِأَخْشَتِهِ ثَبِيْبُ

اے میرے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تیری ہی خدمت میں اونٹنیاں مع اپنی نکیل ورجو جیوں کے بادب بھیجی جاتی ہیں ۔

وَرَلَيْكَ رَحَلْتُ مَغَاقٍ أُولَى

كُتُبٍ وَمَعَ شِرْقٍ دَهْبٍ

اے میرے آقا! میں بھی نذر دربار ہوا ہوں سے مولا! تو تمام گزشتہ کتب و ہدایت والوں کا سرتاج ہے ۔

يَتَجَوَّدُ عَلَى فَتَعْطِيَنِي

بِشَرِّ أَلْعَ نَيْسٍ لَهَا ثَلَبُ

اے میرے داتا! میں حاضر خدمت ہوا ہوں کہ تو مجھے اپنی عنایت سے بے عیب شریعت عطا کر دے ۔

فَإِنَّهُ هَدَاكَ وَأَنْتَ هَدَيْتَهُ

فَذَلِكَ لِمَلَّتِ النَّصْبُ

خدا نے مجھے ہدایت دی ہے اور تو سب کا ہادی ہے۔ تیرے دین کے آگے  
تمام بت سرنگوں ہو گئے ہیں۔

فَصَلُّوا لِلَّهِ خُلُقًا مَلِكِيًّا

وَجَدَ فِيمَازِكِ التَّسَكُّ

تجھ پر فدا نہ ہو گا۔ اور تیرے روضہ مبارک پر رحمت  
اللہ کی موسلا دھار بارش ہو۔

اس قسم کے فائدے

بزرگی چسلا بات ہے کہ یہ نعتیہ تشبیہ ایک جن کو بھی ہو سبب ہو رہوں نے  
 حاصل شدہ علیہ اس کے دستوں کے زائد میں تھا وہ جس نے جو ان خطبات کے سامنے  
 سلام قبول کیا وہ درپندر یا نفسیدہ سوں میں حاصل شدہ علیہ اس کے دستوں  
 کی خدمت میں لکھا گیا ہے اس واسطے یہ خیال ہے کہ اس کے پڑھنے والے  
 کوئی قسم کے فائدے حاصل کر سکتے ہیں۔

تبلیغی فائدہ کے نام سے تو اس قصیدہ سے یہ ہو سکتا ہے کہ یہ مہر حسن  
 اقسام کو سنائیں خدا سے جو ایمان میں قصیدہ کی برکت سے بہت سے خیر مسلم  
 سد مہر قبول کریں گے۔

جیوانوں کی بیماریوں میں مرلہ جو کہ میں قصیدہ میں ملے اب کے

بہت فکر آج اب اس واسطے یہ خیال ہے کہ یہ قصیدہ جو نون یعنی  
 نونوں کے جزیروں، ایک کھجور، درم غلیوں، درگھوڑوں وغیرہ  
 کی جڑوں میں سے جس کی جڑ تو یقیناً اس سے زیادہ پختہ گا۔

یہ فی الواقع اس واسطے کہ اس کو یہ قصیدہ، پڑھ کر دینی پر دمزدیں اور وہ دینی  
 بیمار جو زمانہ وہ یہ جڑوں کے اور یہ بھی زمانہ ہے تو کیا شبہ ہے کہ ان کی  
 بیماریاں دور ہو جائیں۔

قصیدہ کا پردہ بھی یہ نعتیہ قصیدہ ہے اور محض اس وجہ سے کہ اس  
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ہے اور ایک خاص صحبت  
 کے مذہب سے سمجھا گیا ہے اس واسطے کہ اس میں آدمی اس قصیدہ کے حامل  
 ہیں اور اس کے مختلف ماحول کے لئے یہ سب قصیدہ بردہ کو پڑھتے  
 ہیں اور ان کے سب قصیدہ بردہ سمجھا گیا تھا اس وقت یہ سمجھا گیا تھا  
 کہ قصیدہ ہی زمانہ میں ایک عمل بن جائیگا۔ یہاں تک کہ یہ سمجھا گیا  
 کہ اس کے بارے میں یہ توقع نہ ہوگی کہ ان کا قصیدہ کسی زمانہ میں یا پرتما یہ  
 جانے لگے گا کہ وہ بنیادیوں اور مصیبتوں میں کو پڑھ کر اس کے ذریعہ حل مشکل  
 کیا کریں گے۔

یہ قصیدہ بھی سی قسم کا ہے کہ قصیدہ بردہ کے مصنف کی خصوصیت حامل نہیں  
 تھی کہ یہ قصیدہ بردہ کے مصنف نے قوم جنات میں تھے اور رسول اللہ کے صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیان کیا تھا اس واسطے قصیدہ جتنی کی تاثیرات  
 میں جتنا اس برس کا مہینہ میں قصیدہ بردہ سے بھی بڑھ جائیگی کیونکہ یہ قصیدہ ایک  
 برس کا ہے۔ اس واسطے کہ رسول اللہ کے ہاتھ پر بیان لائے  
 گئے ہیں۔ ان کے لئے یہ وقت ایک پختہ درمیں میں لائے گئے وہ تاریخ یہ  
 نہیں ہو قصیدہ بردہ کے پڑھنے اور عمل میں لائے سے پیدا ہوتے ہیں۔  
 فن جنہ درمن عدد و حروف کے جاننے والے سمجھ سکتے ہیں کہ اس قصیدہ کے



نہیں تم کے میں اور اکثر غلط فہم کے دستہ کے ہوتے ہیں۔  
 میں غلط فہم میں جمع اور علم و ادب کے علم حروف کے اسے رہا ہے  
 ہوتے ہیں۔ میں نے مشاعر کے ساتھ میں ہی شاعرانہ ہوتے ہیں۔  
 میں تم کے میں عجیب قسم کے ہستیاں، جہاں کتے کتے ہیں۔ میں  
 کے ہوتے ہیں۔ دفعہ اس قصیدہ، پڑھ کر یہ اذمن میں طرف متوجہ ہوا کہ یہ ہے  
 ہوتا ہے کہ یہ ہوتے ہیں۔ ہوتے ہیں کہ اس کے ہوتے ہیں۔  
 ہے علم کے ہوتے ہیں۔ علم و ادب کے ہوتے ہیں۔

**سینے و گویا** : یہ ہیں تو میری طرح مستحکم ہے۔ میں  
 ہوتے ہیں۔ میں نے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے  
 ہوتے ہیں۔ میں نے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے  
 ہوتے ہیں۔ میں نے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے  
 ہوتے ہیں۔ میں نے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے  
 ہوتے ہیں۔ میں نے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے

ہوتے ہیں۔ میں نے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے  
 ہوتے ہیں۔ میں نے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے  
 ہوتے ہیں۔ میں نے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے  
 ہوتے ہیں۔ میں نے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے  
 ہوتے ہیں۔ میں نے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے  
 ہوتے ہیں۔ میں نے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے

**عالم لوگ توجہ کریں** : مجھے عملیات کے فن سے پورا تعلق ہے۔ میں  
 ہوتے ہیں۔ میں نے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے

توڑی مت و تفیت مجھن اعمان سے ہے اس کا حکم کار کے میں کہہ سکتا  
ہوں کہ اس قصیدہ جتہ میں مجھ کوئی باتیں یہی معلوم ہوتی ہیں جن کی طرف اہل کمال  
عالم گرجہ کرینگے تو وہ اس قصیدے کے اندر دلی خرات سے واقف ہو جائینگے  
اس واسطے میں بند و مستان کے تمام عامل حضرت سے درخواست کرتا ہوں  
کہ وہ اس قصیدہ کو اپنے ذہن کے صول سے دیکھیں اور اندر رکھیں کہ آیا میرا  
یہ قیاس درست ہے یا نہیں۔

مجھے اپنے اس خیال پر زیادہ حد نہیں ہے کہ اس قصیدہ میں صند و کچھ اندر دلی  
چیزیں مخفی ہیں یہ قصیدہ بنا و بن کی بیاریوں اور آسیب زدہ لوگوں کو یقینی  
طور سے مفید ہوگا۔

میں نے تو محض اپنا ذاتی خیال ہی کیا ہے۔ اس کے بعد عامل حضرات  
غور کر سکتے ہیں کہ یہ قیاس درست ہے یا نہیں۔ اگر ان کی رائے میں میرا یہ  
قیاس درست ہو ورنہ اس قصیدہ کو مذکورہ فائدوں کے لئے ہر آئند سمجھتے  
ہوں تو مجھ کو بھی مطلع کریں اور اس قصیدہ سے مفاد عامہ کا کام لیں اور وہی  
حضرات ٹھیک طور سے بتا سکیں گے کہ کیوں کرن لڑا اٹھایا جائے۔ اور کیا  
طریقہ اس قصیدہ کے استعمال کا ہو۔

توہمات سے میں باتا ہوں کہ عملیات اور جنات اور بھوت پرست کا اعتقاد زیادہ تر  
آزادی اُن لوگوں کو ہوتا ہے جو کم علمی یا بے علمی کے سبب توہمات میں  
بتلا ہوتے ہیں اور بعض دھوکے باز بناؤ لیٹ عامل ایسے تو ہم پرست لوگوں  
کو رات دن لوٹے رہتے ہیں اور یہ تو ہم پرست لوگ عموماً اپنے بیماروں کا طبی  
علاج نہیں کرتے اور بیماریوں کو آسیب یا جن یا اوپری خلیل سمجھ کر تعویذ گندے  
کراتے رہتے ہیں اور اسی طرح بہت سے بچوں اور بڑوں کی قبل از وقت جان  
بائی رہتی ہے۔ اس واسطے میں نہیں چاہتا کہ کوئی بات توہمات کو بڑھانے  
والی میری قلم سے نکلے۔ اور اس قصیدہ کی نسبت میرا یہ لکھنا کہ اس کے اندر



ممکن ہے کہ کچھ اندرونی تاثیرات پوشیدہ ہوں تو ہمت بڑھانے کے لئے  
 ہرگز نہیں ہے۔ نہ میں اس خیال کے پیش کرنے سے اس قصیدہ کو ہر دلعزیز  
 بنانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ یہ قصیدہ محض ۳۲ رکعہ ہے اور ۳۲ میں اتنا فائدہ محسوس  
 نہیں ہو سکتا جس کی طمع میں لوگوں کا نقصان چاہوں اور نقصان کراؤں۔  
 میں نے تو یہ خیال محض فن اعمال اور مفاد غایت کی وجہ سے ظاہر کیا ہے اور  
 چونکہ میں عملیات کی تاثیر کا قائل ہوں اور جبر اور علم الاعداد اور علم الحروف  
 کو بھی ٹھیک سمجھتا ہوں۔ اس واسطے محض اس اعتراض کے سبب کہ لوگ مجھے  
 توہمات پیدا کر نیوالا کہیں گے ایک ایسی چیز سے قطع نظر نہیں کر سکتا جس کو خود میرا  
 ضمیر فن اعمال کے لئے مفید اور کارآمد سمجھتا ہو۔

امید ہے کہ میں نے جو کچھ اس قصیدہ کی نسبت لکھا وہ اسی نیت سے  
 پڑھا جائے گا جو نیت اس عبارت کے لکھے وقت میرے اندر تھی تاکہ خدا  
 کی مخلوق اس قصیدہ سے گمراہ نہ ہو بلکہ کچھ فائدہ اٹھائے۔

## حسن نظامی

درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلی  
 یکم ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ ہجری



# تسخیرِ مکر

یعنی

## اعمالِ حزب البحر

حزب البحر ایک مشہور دعا ہے۔ عربی زبان میں ہے۔ اور سینکڑوں برس سے لاکھوں عامل اس دعا کو بطور شمل کے پڑھا کرتے ہیں اور بے شمار بندگان خدا کو حزب البحر کے عمل سے فائدے پہنچے ہیں۔

حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کو بھی اس دعا کے بہت سے اعمال مختلف مشائخ ہندوستان و مصر و فلسطین و شام و حجاز سے حاصل ہوئے تھے۔ اور انہوں نے وہ تمام اعمال مفاد عامہ کی نیت سے ایک کتاب میں درج کر دیئے ہیں۔ اور ان اعمال کے کرنے کی عام اجازت دیدی ہے لہذا

## چونکہ اعمالِ حزب البحر سے فائدہ اٹھانا چاہیے وہ یہ کتاب فوراً منگالے

اصل دعا عربی زبان میں ہے۔ مگر اسکا اُردو زبان میں مفہوم بھی لکھ دیا گیا ہے۔ اور عمل کرنے کے سب طریقے بھی اُردو زبان میں لکھے گئے ہیں۔ قیمت دس آنے (۱۰ ر)

ملنے کا پتہ:- ابن عربی کارکن جلقہ مشائخ بکڈ پو دہلی



# مصروف طرقت حضرت خواجہ حسن نظامی کی تصانیف

**فاطمی دعوت اسلام** ضخامت ۲۴۰ صفحے، لکھائی، چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ یہ کتاب اشاعت اسلام کی تاریخ اور طریقوں کی نسبت اردو زبان کی سب سے پہلی کتاب ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے ہر مسلمان داعی اسلام بن سکتا ہے۔ قیمت تین روپے۔ جو لوگ تبلیغی کام کرنے کا یقین دلائیں ان سے قیمت پھر

**ذکر غوث پاک** محفل نامہ گیارہویں شریف حضور غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رحمہ کی مفصل سوانح عمری اور گیارہویں شریف کی محفلوں میں پڑھنے کے لیے سب سے زیادہ معتبر کتاب نظم اور نثر سے آراستہ ۸۸ صفحے۔ کاغذ چھپائی اعلیٰ درجہ کی۔ قیمت ۱۲/-

**امام الزمان کی آمد** چھپی ہے۔ تیسرا ایڈیشن میں کئی نایاب مضامین کا اضافہ ہوا ہے۔ اس میں سب ذیل مضامین ہیں:- شیخ سنوسی کے پانچوں رسالوں کا خلاصہ۔ دنیا میں کیا کیا انقلابات آنے والے ہیں؟ ایک انگریز کی پیشین گوئیوں کا خلاصہ کہ یورپ بھی امام الزمان کو قبول کر لے گا۔ اور یہ پیشین گوئی کہ دنیا میں ایک نئی سلطنت ظاہر ہونے والی ہے جو سب حکومتوں پر غالب آ جائیگی۔ سب سے بڑا اضافہ یہ ہوا ہے کہ حضرت شاہ نعمت اللہ دہلی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام نایاب قصائد اس کتاب میں درج کر دیے گئے ہیں اور موجودہ بادشاہ افغانستان غازی امیران اللہ خان کے وہ حالات لکھے گئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ غازی موصوف ہی اسلام کے وہ تاجدار ہونے والے ہیں جن کی بشارت دی جاتی ہے قیمت ۱۲/-

میلے کا پتہ

کارکن حلقہ مشائخ نیک ڈیو دہلی



# مصور فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی کی تصنیفات

لاہوتی آپ بیتی سولہ جلدوں کی کتاب ہے۔ لکھائی، چھپائی چھپی کاغذ میں پہلے یہ آپ بیتی حسن نظامی کے ساتھ شائع ہوئی تھی۔ اب علیحدہ رسالہ کی شکل میں چھپی ہے۔ اس میں مہبہ و مدد کی کیفیت، نفس انسانی کے اس کو لہذا کی میں بدلو گزرتے ہوئے سے قبل و بعد کے حالات، سرگردی کی سرگزشت، حضرت حسن کی لہذا نیاں۔ میں کے دوسرے اور بالآخر لہذا امت خیر البشر پر توحید میں غوص زن ہو کر قرب ربانی میں فائز ہونے کا تذکرہ۔ قیمت ۴۰

اردو دعائیں ضخامت ۴۰ صفحے کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ۔ اس میں سب ذیل مضامین ہیں۔  
 وقت کی دعا۔ بچہ کی ولادت کے وقت ماں باپ کی دعا۔ بسم اللہ خوانی کے وقت کی دعا۔ بچہ کو۔ سے بچتے وقت ماں کی دعا۔ سرس میں رکھوں کی دعا۔ نکاح کے وقت کی دعا۔ بیٹی کے وداع کے وقت ماں کی دعا۔ سسرال میں جا کر دلہن کی دعا۔ دلہن کو دلچسپ دوا لکھا کی دعا۔ بیمار کے سامنے پڑھنے کی دعا۔ صبح اٹھ کر اور کھانے سے پہلے کی دعائیں۔ کھانے کے بعد کی دعا۔ رات کے کھانے کی دعا۔ سوتے وقت کی دعا۔ تہجد کے وقت کی دعا۔ نمازوں کے بعد کی دعائیں۔ غرض اسی طرح اور بہت سی دعائیں ہیں۔ یہ سب خواجہ صاحب نے اردو زبان میں لکھی ہیں۔ اور ان کے علاوہ احادیث شریف میں جتنی دعائیں وارد ہوئی ہیں ان کو بھی زبان عربی میں مع اردو ترجمہ کے تمام و کمال درج کیا گیا ہے۔ بہت مقبول کتاب ہے۔ پانچ دفعہ چھپ چکی ہے۔ قیمت پہلے ۸ رہتی۔ اب اضافہ کے ساتھ ۱۰ رہے۔

داعی اسلام ضخامت ۴۰ صفحے۔ یہ تیسرا ایڈیشن ہے جس میں ہر مسلمان کو داعی اسلام بنانے اور حفاظت و اشاعت اسلام کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں اور جس کا تمام ہندوستان میں آجکل غلغلہ ہے اور جس کے ترجمے ہندوستان کی ہر زبان میں ہو گئے ہیں۔ لکھائی، چھپائی اور کاغذ معمولی۔ قیمت ۳۰

کارکن حلقہ مشائخ ہکٹ پو دہلی سے طلب فرمائیے